REGD No. L. 5254

- بسم اللہ الرحمن الرحیم -

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

25

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰہِ يُؤْتِيْہِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۳ جمادی الاول ۱۳۷۵ھ

فی پرچہ ۱ آنہ

یوم یکشنبہ

جلد ۴۵/۱۰ | ۸ صلح ۱۳۳۵ ہش ۸ جنوری ۱۹۵۶ء | نمبر ۷

اختلافی مسائل کو حل کرنے کے متعلق حکومت چین کی نئی تجویز

چین اور امریکہ کے وزراء خارجہ باہم مل کر تبادلۂ خیالات کریں

پیکنگ ۷ جنوری۔ چین نے پھر یہ تجویز پیش کی ہے کہ فارموسا اور دیگر حل طلب مسائل پر غور کرنے کے لئے چین کے وزیر خارجہ مسٹر چو ان لائی اور امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلس کی ملاقات ہونی چاہیئے۔ جنیوا میں دونوں ملکوں کے زعماء کی جو بات چیت ہوئی تھی اس کا ذکر کرتے ہوئے کل حکومت چین کے ایک ترجمان نے کہا۔ میری حکومت کو یقین ہے کہ طاقت استعمال کئے بغیر یہ مسائل حل ہو سکتے ہیں۔ اور دونوں باہم کسی سمجھوتہ پر پہونچ سکتے ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

لاہور ۷ جنوری سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت اور لاہور میں مصروفیات کے متعلق مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلیٰ کی طرف سے حسب ذیل اطلاع موصول ہوئی ہے:-

کل مورخہ ۶/۱/۵۶ حضور نے ڈاکٹر محمد عبد الحق صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ لاہور کی صاحبزادی کا خطبہ نکاح پڑھا۔ آج ۶/۱/۵۶ کو حضور ایدہ اللہ نے رتن باغ میں نماز جمعہ ادا فرمائی۔ اور جماعت لاہور کے تمام احباب کو عموماً اور ذمہ دار دوستوں کو خصوصاً تبلیغ دین کرنے کی تحریک فرمائی۔

حضور کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ رات کو حضور نے مکرم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے ہاں دعوت طعام میں شرکت فرمائی۔

احباب حضور کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے باقاعدہ دعائیں جاری رکھیں۔

مغربی طاقتوں کی امداد اور تعاون کے بغیر ایشیائی ممالک تعمیر و ترقی کے

منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے میں کامیاب نہیں ہو سکتے

وزیر خارجہ جناب حمید الحق چوہدری کی طرف سے صدر آئزن ہاور کے تازہ پیغام کا خیر مقدم

کراچی ۷ جنوری۔ وزیر خارجہ جناب حمید الحق چوہدری نے امریکی کانگریس کے نام صدر آئزن ہاور کے اس پیغام کا خیر مقدم کیا ہے۔ کہ غیر ترقی یافتہ ملکوں کو امداد دینے کے موجودہ امریکی پروگرام میں زیادہ وسعت پیدا کی جائے۔ صدر آئزن ہاور نے کہا ہے کہ صرف ایک مالی سال کے لئے مدد دینے کا موجودہ طریقہ ترک کر کے اس امر کا انتظام کرنا چاہیئے کہ دوست ملکوں کو طویل مدت تک مسلسل امداد ملتی رہے۔ جناب حمید الحق چوہدری نے کل صدر آئزن ہاور کے اس بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ایشیائی ممالک شاہراہ ترقی پر گامزن ہونے اور عالمی امن برقرار رکھنے میں ممد ثابت ہونے کی جو کوششیں کر رہے ہیں۔ ان میں مغربی طاقتوں کی مدد اور تعاون کے بغیر انہیں خاطر خواہ کامیابی نہیں ہو سکتی۔ ضروری ہے کہ انہیں اقتصادی اور دوسری نوعیت کی امداد زیادہ تیزی سے بہم پہونچائی جائے۔ انہوں نے کہا مجھے اس بات پر خوشی ہے۔ کہ مغربی طاقتوں نے یہ محسوس کر لیا ہے۔ کہ ان کی اپنی قوت اور سلامتی و تحفظ کا انحصار ایشیائی ملکوں کو ترقی دینے پر ہے۔ اس لحاظ سے آئندہ چند سال بہت اہمیت رکھتے ہیں۔ صدر آئزن ہاور نے اپنے پیغام میں اسرائیل اور عرب ممالک کے جھگڑوں کو حل کرنے کے جس عزم کا اظہار کیا ہے۔ جناب حمید الحق چوہدری نے اپنے بیان میں اس کا بھی خیر مقدم کیا۔ اور کہا کہ اگر ان جھگڑوں کو منصفانہ طریق پر حل نہ کیا گیا۔ تو اس سے مشرق وسطیٰ کا امن برباد ہو سکتا ہے۔

فرانس کے صدر نے اسمبلی کا اجلاس فوری طور پر طلب کرنے کی کمیونسٹ تجویز مسترد کر دی

بائیں بازو کی حکومت قائم کرنے کے لئے کمیونسٹوں کی طرف سے اتحاد کی پرزور اپیل

پیرس ۷ جنوری فرانس کے صدر موسیو رینے کوٹی نے کمیونسٹوں کی یہ تجویز نا منظور کر دی ہے۔ کہ نئی اسمبلی کا اجلاس فوری طور پر طلب کیا جائے۔ یاد رہے اجلاس کے لئے ۱۹ جنوری کی تاریخ پہلے سے مقرر ہے۔ ادھر فرانس کی کمیونسٹ پارٹی نے سوشلسٹوں اور ریڈیکل سوشلسٹوں سے کہا ہے۔ کہ وہ ملک میں بائیں بازو کی حکومت قائم کرنے میں ان کا ہاتھ بٹائیں۔ چنانچہ کمیونسٹ پارٹی کے صدر کی طرف سے مذکورہ بالا دونوں پارٹیوں کے سربراہوں کے نام خطوط بھیجے گئے ہیں۔ جن میں اتحاد کی اپیل کرتے ہوئے مخلوط حکومت بنانے کی پیشکش کی گئی ہے۔ علاوہ ازیں داخلہ اور خارجہ پالیسی کے بنیادی اصولوں کی وضاحت کر کے تعمیر و ترقی کے ایک وسیع پروگرام کا خاکہ پیش کیا گیا ہے۔

سیلاب زدہ علاقوں میں دس لاکھ روپے کی مالیت کا بیج تقسیم کیا جا چکا ہے

لاہور ۷ جنوری۔ ایک سرکاری رپورٹ میں بتایا گیا ہے۔ کہ مغربی پاکستان کی حکومت اب تک سیلاب زدہ علاقوں کے کاشتکاروں میں دس لاکھ روپے کی مالیت کے بیج تقسیم کر چکی ہے۔ علاوہ ازیں کنوؤں کی مرمت کے لئے بھی دو لاکھ روپے تقسیم کئے گئے ہیں۔ زرعی اوزار اور دیگر سامان خریدنے کے لئے جو قرضے دیئے گئے ہیں۔ وہ اسکے علاوہ ہیں۔

لیبیا میں روسی وفد کی آمد

طرابلس ۷ جنوری۔ لیبیا کے دار الحکومت میں روس کا ایک خیر سگالی وفد پہونچا ہے۔ جو آٹھ ارکان پر مشتمل ہے۔ لیبیا میں پہلے نامزد روسی سفیر اس کے لیڈر ہیں۔ کل انہوں نے طرابلس پہونچنے پر ایک بیان میں امید ظاہر کی کہ اس قسم کے وفود کے تبادلہ سے دونوں ملکوں کے درمیان تعلقات بڑھنے میں مدد ملے گی۔

- واشنگٹن ۷ جنوری۔ امریکہ میں پاکستان کے سفیر مسٹر محمد علی نے کل امریکہ کے نائب وزیر خارجہ سے ملاقات کی۔

ڈاکٹر خان صاحب سے غضنفر علی خاں کی ملاقات

لاہور ۷ جنوری۔ ہندوستان میں پاکستان کے ہائی کمشنر جناب غضنفر علی خان نے کل مغربی پاکستان کے وزیر اعلیٰ جناب ڈاکٹر خان صاحب سے ملاقات کی۔ غضنفر علی خان صاحب مختصر قیام کے لئے آجکل نئی دہلی سے لاہور آئے ہوئے ہیں۔ ایک خبر رساں ایجنسی نے اطلاع دی ہے۔ کہ انہوں نے ان ہندوستانی مسلمانوں کے بارے میں بات چیت کی جو متبرک مقامات کی زیارت کے لئے پاکستان آنا چاہتے ہیں۔

— طلوع سحر اور غروب آفتاب —

لاہور ۷ جنوری۔ آج صبح سورج ۷ بجکر ایک منٹ پر طلوع ہوا۔ اور شام کو ۵ بجکر ۱۶ منٹ پر غروب ہوگا۔ آج صبح مطلع ابر آلود تھا۔ اور سردی معمول سے کسی قدر کم تھی۔ محکمہ موسمیات کی اطلاع کے مطابق مطلع آج جزوی طور پر ابر آلود رہے گا۔ اور رات نسبتاً سرد ہوگی۔

شہنشاہ ایران کا مجوزہ دورۂ ہندوستان

نئی دہلی ۷ جنوری۔ یہاں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ شہنشاہ ایران آئندہ ماہ تین ہفتے کے دورے پر ہندوستان آئیں گے۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کی۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۸ جنوری ۱۹۵۶ء

تعلیم یافتہ طبقہ اور اسلام

جماعت اسلامی کا ترجمان ہفت روزہ "المنیر" لائل پور اپنی اشاعت ۳/۱۱ جنوری سنہ ۵۶ء میں "کچھ سوچیے تو سہی" کے زیر عنوان "علمائے کرام سے" خطاب کرتے ہوئے لکھتا ہے:۔

"لاہور کے ایک روزنامہ میں ایک "مسلمان" جن کا اسم گرامی ہے "نسیم احمد" ان کا ایک مراسلہ بعنوان "اسلامی دستور" شائع ہوا ہے۔ ان کے اپنے الفاظ میں خلاصہ یہ ہے"۔ اس کے بعد "نسیم احمد" صاحب کے اعتراضات کا خلاصہ دیا ہے۔

"اتنی بات ظاہر ہے۔ کہ موجودہ دور میں پاکستان کے لئے ایسا آئین بنانا جو جزئیات میں قرآن و سنت کے مطابق ہو۔ یہ صرف مشکل نہیں بلکہ ناممکن ہے۔ بعض بنیادی باتیں بھی نظر انداز کرنی پڑیں گی۔ مثلاً موجودہ دور میں جمہوریت کا جو تصور ہے۔ اور جسے پاکستان کو بہرحال اختیار کرنا پڑے گا۔ وہ اسلامی تصور جمہوریت سے پوری مطابقت نہیں رکھتا۔ اسلام بعض امور کے سلسلے میں جمہوریت کا قائل نہیں ہے۔ اسلام صرف خدا کے نائبین منتخب کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ لیکن خدا کے مقرر کردہ اصولوں میں کسی ردّ و بدل کی اجازت نہیں دیتا۔

اسی طرح تبلیغ کے سلسلے میں اسلام کا تصوّر "ذمیّت" آج کل ناقابل عمل ہے۔ اس کے علاوہ معاشیات اور عدل و انصاف کے سلسلے میں اسلام کے جزوی اصول بھی اگر اختیار کئے گئے۔ تو ہر بات کافی دشواریاں پیدا کرے گی۔ جو لوگ اسلامی آئین کی حمایت کر رہے ہیں۔ انہیں مذہبی جذبات سے الگ ہو کر اس مسئلہ پر عملی نقطۂ نظر سے غور کرنا چاہیئے۔ ورنہ پاکستان کا آئین شاید کبھی بھی نہ بن سکے۔"

شروع میں نسیم احمد صاحب نے مجملاً لکھا ہے:

"پاکستان کے بعض صفِ اول کے لوگوں کا خیال ہے۔ کہ آئین میں یہ دفعہ شامل نہیں ہونی چاہیئے۔ کیونکہ اس سے قانون سازی میں الجھن پیدا ہوگی۔ اور کسی قانون کو بھی اس بناء پر عدالت میں چیلنج کیا جا سکے گا۔ کہ وہ قرآن و سنّت کے خلاف ہے۔ اسلامی آئین کے حامی کسی قیمت پر بھی اس نظریے کو تسلیم کرنے پر تیار نہیں۔ واقعہ یہ ہے۔ کہ یہ مسئلہ اس وقت آئین سازی کا کام شروع کرنے کی راہ میں بہت بڑی رکاوٹ بنا ہوا ہے۔ جب تک یہ بنیادی بات طے نہیں ہوتی۔ آئین بنانے کا کام شروع نہیں ہو سکتا۔ اور اگر بالفرض شروع ہو بھی جائے۔ تو آگے چل کر آسانی اور اتفاق سے سرانجام نہیں پا سکتا۔"

المنیر نے ان اعتراضات کا کوئی جواب نہیں دیا۔ البتہ اہل علم حضرات سے خطاب کرتے ہوئے لکھتا ہے:۔

"ہم اپنے ہاں اہل علم حضرات کو اس صورتِ حال پر توجہ دلانا چاہیئے۔ کہ وہ جس قوم میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے مصروف ہیں۔ اس قوم کے پڑھے لکھے افراد کا معتد بہ حصہ جناب نسیم احمد صاحب جیسا ہی ذہن رکھتا ہے۔ اگر اس طبقہ کو اسلام پر مطمئن نہ کیا گیا۔ اور ایسے انداز سے اسلام کو پیش نہ کیا گیا جس سے یہ اذہان متاثر ہوں۔ تو اس قسم کے متشکک بلکہ تقریباً منکر معاشرے میں تشویشناک حد تک اضطراب پیدا ہو سکتا ہے۔

اس طبقہ کو اسلام پر مطمئن کرنے کے لئے اسلام کو تفرقات و اختلافات سے مبرا کر کے پیش کرنے کی ضرورت ہے۔ اسلام کو اس کی اپنی اصلی شکل میں یعنی فطرت کے دین کی حیثیت سے پیش کرنے کی ضرورت ہے۔ اسے جدید تعبیرات اور جدید علم کلام (سائینٹیفک طریق بیان) سے مبرہن کر کے پیش کرنے کی ضرورت ہے۔ اور سب سے اہم یہ کہ اسلام کو علم کے ساتھ ساتھ "عمل" کے ذریعہ پیش کرنے کی ضرورت ہے۔ کیا ہم ان اہم ترین ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے تیار ہیں؟"

(ہفت روزہ المنیر لائل پور مورخہ ۳/۱۱ جنوری سنہ ۵۶ء)

جہاں تک اصول کا تعلق ہے۔ المنیر نے نہایت اچھا مشورہ علمائے کرام کو دیا ہے۔ اور ہم اس کی تائید کرتے ہیں۔ المنیر کے اس مشورہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جس طرح علمائے کرام دین اسلام کو آج پیش کر رہے ہیں۔ وہ تعلیم یافتہ ذہنوں کو اپیل نہیں کرتا۔ یعنی علمائے کرام تفرقات اور اختلافات پر زیادہ مائل ہیں۔ اور اسلام کو اپنی اصل شکل یعنی فطری دین کی حیثیت سے پیش نہیں کر رہے۔ اور نہ اس پر عملی نمونہ پیش کر رہے ہیں۔ اور جدید تعبیرات اور جدید علم کلام (سائینٹیفک طریق بیان) جو مغربی تعلیم یافتہ لوگوں کو مطمئن کر سکے استعمال نہیں کیا جاتا۔

اسی ضمن میں ہم ذیل میں چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی تقریر سے جو آپ نے حالیہ جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ ربوہ میں فرمائی۔ ایک اقتباس درج کرتے ہیں۔ جس سے معلوم ہوگا۔ کہ یورپ اور امریکہ کا سمجھدار طبقہ اسلام پر آج کیا کیا اعتراضات کرتا ہے۔ اور ان اعتراضات کا نہ صرف ہمارے علماء کرام کوئی جواب مہیا نہیں کرتے۔ بلکہ خود وہ اپنی تحریروں سے ان کی تائید کرتے ہیں۔ فھوھذا۔

"اہل یورپ کا استدلال

وہ ان اعتراضات کو پیش کرتے وقت ان مسائل سے نتائج اخذ کر کے انہیں اور زیادہ مضحکہ خیز بنا دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر وہ کہتے ہیں۔ کہ مسلمان خود مانتے ہیں۔ کہ بعض آیات اب منسوخ ہو چکی ہیں۔ یا بعض آیات نے بعض دوسری آیات کو منسوخ کر دیا ہے۔ ان کا کہنا ہے۔ کہ اس طرح قرآن مجید کا منجانب اللہ ہونے کا دعویٰ ازخود باطل ہو جاتا ہے۔ قرآن اپنے بارے میں خود کہتا ہے۔ کہ اگر یہ اللہ تعالیٰ کا کلام نہ ہوتا۔ تو اس میں اختلاف کی گنجائش ہو سکتی تھی۔ چونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ اسی لئے اختلاف اور تضاد سے پاک ہے۔ وہ کہتے ہیں نسخ کا مسئلہ خود اس امر پر دال ہے۔ کہ بعض آیات میں اختلاف ہے۔ جبھی تو بعض آیات پر عمل منسوخ ہوا۔ اندریں حالات قرآن کریم کا منجانب اللہ ہونا باطل ٹھیرتا ہے۔ اسی طرح مسیح کے آسمان پر زندہ موجود ہونے کے متعلق وہ کہتے ہیں کہ ہم قرآن سے ثابت کر دیتے ہیں۔ کہ مسیح خدا یا خدا کا بیٹا تھا۔ ان کا کہنا ہے کہ جب کفار مکہ نے تمہارے رسول سے کہا۔ آسمان پر جا کر دکھاؤ۔ تو تمہارے رسول نے جواب دیا۔ میں تو انسان رسول ہوں۔ میں نے کب دعویٰ کیا ہے۔ کہ میں آسمان پر جا سکتا ہوں۔ برخلاف اس کے تمہارے اپنے عقیدے کے مطابق مسیح آسمان پر زندہ موجود ہے۔ تو وہ تمہارے رسول کے مقابلے میں غیر انسان رسول ہوا۔ جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ وہ خدا یا خدا کا بیٹا ہے۔ یہی حال قتل مرتد کے مسئلے کا ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ اگر کوئی شخص ایک دفعہ مسلمان ہونے کے بعد مرتد ہو جائے۔ تو تم اس کی گردن اڑا دیتے ہو۔ ایسے مذہب پر کون ایمان لا سکتا ہے۔ کہ جو اس حد تک جبر روا رکھتا ہو۔ کہ حق کی راہ میں حائل ہو کر انسان کی گردن اتار دے۔ اسی طرح جہاد کی جارحانہ نوعیت کا حال ہے۔ ان کا اعتراض یہ ہے۔ کہ جس مذہب کی تعلیم ہی یہ ہو۔ کہ مسلمانوں کو غیر مسلموں سے ہمیشہ برسرپیکار رہنا چاہیئے۔ اور اگر صلح ہو بھی تو محض عارضی ہو۔ ایسے مذہب میں رواداری کا سوال ہی کب پیدا ہو سکتا ہے۔ یہ اور اسی قسم کے بعض دوسرے اعتراض مشتہر کرتے۔ وقت الٹا تقویت اس بات سے پہنچتی ہے۔ کہ خود بعض مسلمانوں کی کتابوں میں یہی کچھ لکھا ہوا ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ مسلمانوں کی بھاری اکثریت، ان عقائد کو مانتی ہے۔ اس لئے یہ چیزیں اسلام کا جزو ہیں۔ پس اس امر کی اشد ضرورت ہے۔ کہ ان اعتراضات کی تردید میں زیادہ تحقیق کے ساتھ قرآن مجید کی اصل تعلیمات کو پیش کیا جائے۔ اور کیا بھی جائے ان کی اپنی زبانوں میں اور اس اسلوب کے مطابق کہ جس کی طرف وہ متوجہ ہو سکیں۔"

(روزنامہ الفضل مورخہ ۴ جنوری سنہ ۵۶ء)

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان تمام اعتراضات کے مدلل مبنی بر قرآن و سنت جوابات مہیا کئے ہیں۔ اگر ہمارے علماء کرام ان جوابات کے ہتھیار سے لیس ہو کر نکلیں۔ تو ہمیں یقین ہے۔ کہ چند ہی سالوں میں یورپ کی کایا پلٹ سکتی ہے۔ اور آج وہ اسلام سے جتنا متنفر ہے۔ اور ان سے متاثر ہو کر ہمارے تعلیم یافتہ افراد بدظن ہیں۔ یہ تنفر اور بدظنی عقیدت اور حسن ظنی میں تبدیل ہو سکتی ہے۔ اور وہ باوجود ایٹمی ہتھیاروں کا خوف دلا کر اسلامی ملکوں کو ذہنی غلام بنا رہے ہیں۔ نہ صرف روکے جا سکتے ہیں۔ بلکہ انہیں اسلام کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ مگر

افسوس ہے۔ کہ ہم استدلال سے یورپ کا مقابلہ کرنے کی بجائے ایٹمی ہتھیاروں کے مقابلہ میں تیر و کمان اور تیغ و سنان کے قائل ہیں۔ حالانکہ وہ بھی ہمارے پاس اب موجود نہیں۔ اور قرآن و سنّت کی تعلیم کے صریح خلاف مبشرین اور واعظین کی جماعت بننے کی بجائے خدائی فوجداری کو پسند کرتے ہیں۔ اور تلوار کی "قلبہ رانی" کے بغیر تبلیغ کی تخم ریزی کو ناجائز سمجھتے ہیں۔ اور اتنا غور نہیں کرتے۔ کہ اس طرح ہم دنیا کو اسلام سے متنفر کر رہے ہیں۔ نہ کہ اسلام کے نزدیک لا رہے ہیں۔ اور قرآن کریم کی بین اور جاوداں صداقتوں پر مبنی انبیاء علیہم السلام کے طریق کار کو چھوڑ کر مغربی ملحدانہ اور لادینی تحریکوں اشتراکیت اور فاشزم کے طریق کار اور جبر و اکراہ کے خود ساختہ طریق کار کو ان تحریکوں کی مثالوں سے سہارا دینا ہی جدید تعبیرات اور علم کلام (سائنٹیفک طریق بیان) خیال کرتے ہیں۔ چنانچہ مودودی صاحب نے جا بجا اپنے نظریہ جبریہ کی تائید میں مغربی لادینی تحریکوں کی مثالیں دی ہیں۔ اور خیال کیا ہے کہ اس طرح اپنا جبریہ اسلام ثابت ہو گیا ہے۔ مثلاً اپنے رسالہ جہاد فی سبیل اللہ کے آغاز میں آپ یورپ کے تصور اسلام کو نعوذ باللہ یہ ایک خونخواروں کا دین ہے،

(باقی صفحہ ۷ پر)

26

احمدی بچوں کیلئے دینی معلومات

(رقم زدہ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ

— بشکریہ شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی —

الستاذی المحترم حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ نے اپنی زندگی کے آخری ایام میں احمدی بچوں کے لئے ابتدائی دینی معلومات کے متعلق ایک بہت جامع کتاب لکھنے کا ارادہ فرمایا تھا۔ اس کتاب کے لئے حضرت مرحوم نے کچھ نوٹ اور اشارات لکھے تھے۔ مگر کتاب مرتب کرنے کی نوبت نہ آئی تھی کہ حضرت میر صاحب کی وفات ہوگئی۔ ان کے تمام مسودات ان کے انتقال کے بعد ان کی وصیت کے مطابق ان کی بیگم صاحبہ محترمہ نے میرے حوالے کر دیئے۔ میرا ارادت سے خیال تھا کہ اس علمی اور مذہبی خزانہ کو فائدہ عام کے لئے شائع کر دوں مگر مختلف موانعات اب تک ایسے پیش آتے رہے! کہ میرا ارادہ عمل کی شکل اختیار نہ کر سکا۔ اب جبکہ میری صحت خراب ہوگئی۔ اور بیماریوں نے جسم پر غلبہ پا لیا۔ قویٰ مضمحل ہوگئے۔ اور ہاتھ پاؤں میں کام کرنے کی طاقت اور ہمت باقی نہ رہی۔ تو سوچتا ہوں کہ نہ معلوم کس وقت اچانک موت آ جائے۔ اور یہ قیمتی مسودات یونہی دھرے کے دھرے نہ رہ جائیں۔ اس لئے میں ان کو اشاعت کے لئے الفضل کو دے رہا ہوں۔ تاکہ دوست ان معارف سے فائدہ اٹھائیں۔ اور میں اس امانت سے سبکدوش ہو جاؤں۔ جسے آٹھ برس سے اپنے پاس رکھے ہوئے ہوں۔ اس سلسلہ میں پہلے میں وہ نوٹ اور اشارات شائع کرتا ہوں۔ جو حضرت میر صاحب نے احمدی بچوں کی مذہبی معلومات کو ترقی دینے کے لئے تحریر فرمائے تھے۔ ان کے بعد انشاء اللہ حضرت میر صاحب کے دوسرے مضامین کے مسودے ناظرین کی خدمت میں پیش کروں گا۔ خاکسار محمد اسمٰعیل پانی پتی

اللہ یا خدا کسے کہتے ہیں؟

اللہ وہ ہستی ہے جس نے ہمیں اور سارے جہان کو پیدا کیا۔ وہی سب کو پالتا ہے۔ وہی سب کو زندہ رکھتا ہے۔ وہی ہم کو موت دے کر اگلے جہان میں لے جائیگا جہاں نیکوں کو جنت میں داخل کرے گا۔ اور بُروں کو دوزخ میں۔ وہی ہمارا محافظ ہے اور وہی ہمارا مہربان۔ سب مخلوقات پر رحم کرتا ہے۔ اور ہر ایک چیز سے واقف اور خبردار ہے۔ ہماری دعاؤں کو سنتا اور قبول کرتا ہے۔ جو کچھ بھی وہ کرتا ہے وہ ہمارے ہی فائدہ کے لئے کرتا ہے۔ بارشیں وہی برساتا ہے۔ زمین میں اناج اور چارہ وہی پیدا کرتا ہے۔ درختوں کو وہی پھل لگاتا ہے۔ جانوروں کو ہمارے لئے دودھ دینے کے لئے اسی نے پیدا کیا۔ سورج بھی اسی کی مخلوق ہے اور چاند ستارے ہوا پانی اور زمین بھی۔ وہ ہر چیز کو دیکھتا ہے۔ ہر آواز کو سنتا ہے ہر بات کو خواہ وہ کیسی ہی چھپی ہو۔ یا دل کے اندر ہو جانتا ہے۔ اچھے کاموں سے راضی ہوتا ہے۔ اور بُرے کاموں سے ناراض۔ دن رات کو بھی اسی نے بنایا اور سردی گرمی اندھیرے اجالے کو بھی اسی نے پیدا کیا۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ وہ ایک ہے۔ نہ اس کی بیوی ہے نہ بچہ۔ نہ ماں ہے نہ باپ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا کوئی اس کے برابر اور اس جیسا نہیں۔ سب کا سہارا وہی ہے۔ نہ سوتا ہے نہ اونگھتا ہے نہ غافل ہوتا ہے نہ بھولتا ہے۔ نہ بیمار کمزور اور بڈھا ہوتا ہے نہ مرتا ہے۔ بیماروں کو وہی شفا دیتا ہے۔ وہی ہمارا مالک ہے۔ اور جو چاہے کر سکتا ہے۔ ہمارے گناہ اور قصور بھی وہی معاف کر سکتا ہے۔ ہر جگہ موجود ہے۔ خود کسی کو نظر نہیں آتا۔ مگر ہر چیز کو دیکھتا ہے۔ ہر کمزوری عیب اور نقص سے پاک ہے۔ کسی پر ظلم نہیں کرتا۔ اپنے نیک بندوں سے بولتا اور کلام بھی کرتا ہے۔ بڑا عقلمند۔ بڑا محبت کرنے والا۔ بڑا زور آور۔ بڑا قادر۔ بڑا درگزر کرنے والا۔ بڑا رحم فرمانے والا۔ ہدایت دینے والا۔ سخی۔ اور سب حاکموں کا حاکم ہے۔ وہی دنیا کی ہدایت کے لئے پہلے بھی اپنے رسول بھیجتا رہا۔ اور آئندہ بھی بھیجے گا۔ وہ ہر وقت جاگتا ہے۔ اور اس کی ہر روز ایک نئی شان ہے۔ کوئی اس سے نہیں کہہ سکتا۔ کہ تو نے ایسا کیوں کیا اور ایسا کیوں نہ کیا۔ وہ ہر کام تدبیر و حکمت سے کرتا ہے۔ اور سب پر غالب ہے۔

فرشتے کون ہیں؟

فرشتے خدا تعالیٰ کی نورانی مخلوق ہیں۔ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے بطور غلاموں یا نوکروں کے دنیا میں اس کا کام کرتے ہیں۔ کوئی اس کا کلام نبیوں کے لئے لاتا ہے۔ کوئی بارش برساتا ہے کوئی ہوا چلاتا ہے کوئی کھیتی اگاتا ہے۔ کوئی ہماری باتیں اور اعمال لکھتا رہتا ہے۔ کوئی خوشخبری لاتا ہے اور کوئی عذاب نازل کرتا ہے۔ کوئی مخلوقات کی حفاظت کرتا ہے۔ اور کوئی ان کی جان نکالنے پر مقرر ہے غرض دنیا اور آخرت کے ہر کام پر خدا کی طرف سے فرشتے لگے ہوئے ہیں۔ جو اس کام کو ٹھیک ٹھیک بجا لاتے ہیں۔ نہ کوئی نافرمانی اللہ تعالیٰ کی نہیں کرتے۔ نہ اعتراض کرتے ہیں نہ تھکتے ہیں نہ بہانہ کرتے ہیں۔ جو حکم ہوتا ہے اسے پورا کرتے ہیں۔ گویا وہ خدا تعالیٰ کی فوج ہیں۔ حضرت جبرئیل خدا کا کلام اور ہدایت انسانوں کے لئے لانے پر مقرر ہیں۔ حضرت میکائیل زمین کا رزق پیدا کرنے پر مامور ہیں حضرت عزرائیل تمام مخلوقات کی جان نکالنے کا فرض ادا کرتے ہیں۔ حضرت اسرافیل قیامت برپا اور مردوں کے دوبارہ زندہ کرنے کے لئے مقرر ہیں۔ مالک دوزخ کے داروغہ کا نام ہے اور رضوان جنت کے منتظم کا۔ پھر ان کے ماتحت بھی ہزاروں لاکھوں فرشتے ہیں۔ جو اپنی اپنی ڈیوٹی پر لگے ہوئے ہیں۔ جن کا علم خدا کو ہی ہے۔ خواب اور کشف میں یہ فرشتے بزرگوں کو کبھی کبھی نظر بھی آ جاتے ہیں۔

علاوہ دیگر فرائض کے فرشتوں کا ایک بڑا کام دلوں میں نیکی کی تحریک کرنا اور مومنوں کو خوشخبریاں اور بشارتیں دینا بھی ہے۔

انسان کیا چیز ہے؟

انسان ایک ایسا حیوان ہے۔ جسکو عقل دی گئی ہے۔ نطق یعنی بولنے کی طاقت بخشی گئی۔ علمی ترقی کرنے کا مادہ اس میں ہے۔ صاحب اخلاق وجود ہے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اس میں خدا شناسی یعنی خدا تعالیٰ اور اس کی صفات کو پہچاننے اور اپنے تئیں ان اخلاق الٰہی میں رنگ لینے کی قوت عنایت کی گئی ہے فرشتوں میں یہ ترقی کرنے کا مادہ نہیں ہے نہ گناہ یا نافرمانی کرنے کا۔ انسان میں دونوں باتیں موجود ہیں۔ اگر ترقی کرے تو فرشتوں سے بڑھ جاتا ہے۔ اگر تنزل کرے تو شیطان بن جاتا ہے۔ اس لئے ترقی یافتہ انسان فرشتوں سے افضل ہے۔ حیوانات میں بھی یہ انسانی صفات موجود نہیں ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے یہ انتظام کر رکھا ہے۔ کہ جو آدمی خدا کے رسولوں کی پیروی کرے گا۔ وہ سچی خدا شناسی حاصل کرے۔ اپنے اخلاق کو عمدہ بنا لے۔ اور خدا کی راہ میں محنت کرے۔ اس کے لئے مرنے کے بعد جنت یعنی ایک دائمی خوشی اور آرام کا گھر تیار کیا ہے۔ اور جو نافرمانی کرے۔ نبیوں کا کہنا نہ مانے نیکی نہ کرے۔ خدا شناسی سے محروم رہے۔ اور بداخلاق بن جائے اس کے لئے دوزخ یعنی ایک تکلیف کا مقام جہاں مرنے کے بعد اس کا علاج کیا جائے گا تیار کیا ہے تاکہ وہ اپنے علاج کے بعد اچھا ہو کر پھر جنت میں داخل ہو جائے۔ حیوانات کی روحیں نہ ازلی ہیں نہ ابدی۔ انسان کی روح ازلی نہیں ہے۔ مگر ابدی یعنی ہمیشہ رہنے والی ہے۔ خدا تعالیٰ ازلی بھی ہے اور ابدی بھی۔ انسان روئے زمین پر خدا تعالیٰ کا خلیفہ یعنی جانشین بھی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اسے خدا نے اس لئے بنایا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی صفات اور اخلاق اپنے اندر پیدا کرے۔ اور زمین پر ان نیک عادات اور صفات کے ساتھ حکومت کرے۔ نیکی کو پھیلائے اور بدی کو مٹائے۔ لیکن باوجود ان سب باتوں کے انسان بڑا کمزور کم علم بھی ہے۔ اس وجہ سے ہر وقت اسے استغفار یعنی ایک ہمہ علم اور ہمہ قدرت ہستی کی حفاظت مدد اور چشم پوشی کی ضرورت ہے۔ اور اس ہستی کو پہچاننے اور اس سے تعلق پیدا کرنے ہی کا دوسرا نام مذہب ہے۔

نبی یا رسول کسے کہتے ہیں؟

نبی کے معنے خدا سے خبریں پانے والا۔ اور رسول کے معنے ہیں خدا کا پیغامبر انسانوں کی طرف۔ چونکہ خدا تعالیٰ کو انسان اپنے حواس سے محسوس نہیں کر سکتا۔ اس لئے عقلی طور پر وہ زیادہ سے زیادہ یہ کہہ سکتا ہے۔ کہ اس کارخانہ عالم کا کوئی خدا ہونا چاہیئے۔ مگر یہ بات یقین کے لئے کافی نہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ بوقت ضرورت کسی انسان کو چن کر اس سے کلام کرتا ہے۔ اور اسے آئندہ کی خبریں بتاتا ہے۔ اور اس کے دشمنوں کے مقابلہ میں اس کی مدد کرتا ہے۔ اور اسے اپنے مخالفوں پر فتح دیتا ہے۔ چونکہ غیب کا علم کسی انسان کو نہیں ہوتا۔ اس لئے جب وہ باتیں پوری ہوتی ہیں۔ تو لوگ یقین کر لیتے ہیں۔ کہ یہ خدا کا کلام اور خدا کی مدد ہے۔ جو اس نبی کے ساتھ ہے۔ پھر جو لوگ نبی کے ساتھ ہو جاتے ہیں۔ وہ مومن یا مسلمان کہلاتے ہیں۔ اور جو اس کے مخالف رہتے ہیں وہ کافر کہلاتے ہیں۔ بعض نبی علاوہ خدا کو منوانے کے شریعت بھی لاتے ہیں۔ یعنی ایسی کتاب جس میں احکام ہوتے ہیں کہ ایسا کرو۔ ایسا نہ کرو۔ مثلاً حضرت موسیٰؑ اور آنحضرتؐ بعض نبی بغیر نئی شریعت کے بھی آتے ہیں۔ جیسے حضرت عیسیٰؑ یا حضرت احمد علیہ السلام۔

سب نبی معصوم ہوتے ہیں۔ یعنی وہ گناہ سے پاک ہوتے ہیں۔ اور خدا کی نافرمانی نہیں کرتے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے تمام انبیاءؑ خاص قوموں یا ملکوں کی طرف بھیجے جاتے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ساری دنیا کی طرف مبعوث ہوئے ہیں۔ اور ان کے بعد حضرت احمد علیہ السلام۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ دنیا کے مختلف ملک اور مختلف قومیں ملکر ایک بن گئی ہیں۔ اور زمین کے رہنے والے ریلوں جہازوں اور ہوائی جہازوں۔ ٹیلیگراف ریڈیو۔ اور ٹیلیفون کی وجہ سے ایسے مل جل

گئے ہیں۔ جیسے ایک شہر کے باشندے۔ اس لئے روئے زمین کی ساری قوموں اور سارے ملکوں کے لئے خدا تعالیٰ نے ایک مذہب جس کا نام اسلام ہے تجویز کیا۔ اور ایک کامل کتاب جس کا نام قرآن ہے نازل کی۔ جو دنیا کی آخری شریعت ہے۔ اور اس کتاب کی حفاظت کا خود ذمہ لیا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد اس دین کی حفاظت کے لئے مجددوں کا سلسلہ جاری کیا۔ مگر چونکہ اس موجودہ زمانہ میں بداعمالی بدکاری اور بے ایمانی اپنے کمال کو پہنچ گئی۔ اور لوگوں کو خدا پر سچا ایمان نہ رہا۔ اس لئے چودھویں صدی کا مجدد نبی کا عہدہ پا کر دنیا کی اصلاح اور اسے ایمان دینے کے لئے تشریف لایا اور اسی کا نام احمد ہے۔ جس کی وجہ سے ہم لوگ احمدی مسلمان کہلاتے ہیں۔

خدا تعالیٰ نے دنیا کی ہر قوم اور ہر ملک میں نبی بھیجے ہیں۔ چنانچہ مہاتما بدھ علیہ السلام کرشن علیہ السلام اور رام چندر علیہ السلام ہندوستان میں مشہور نبی گزرے ہیں۔ دیگر ملکوں کے بعض مشہور نبی یہ ہیں۔ حضرت نوحؑ، حضرت ابراہیمؑ، حضرت اسمٰعیلؑ۔ حضرت اسحاقؑ، حضرت یعقوبؑ۔ حضرت یوسفؑ۔ حضرت موسیٰؑ۔ حضرت داؤدؑ، حضرت سلیمانؑ۔ حضرت ذکریاؑ۔ حضرت یحییٰؑ حضرت عیسیٰؑ، حضرت زردشتؑ وغیرہ سب نبیوں کی پوری تعداد ہمیں معلوم نہیں۔ مگر مشہور ہے کہ قریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی دنیا میں بھیجے گئے ہیں۔

نبی کی تعریف کیا ہے؟

(۱) نبی وہ ہوتا ہے جسے خدا تعالیٰ اپنے کلام میں نبی کا خطاب دے۔

(۲) جس سے خدا تعالیٰ بکثرت کلام کرے

(۳) جو بکثرت پیشگوئیاں کرے جب وہ پوری ہوں تو لوگوں کو خدا کی ہستی پر یقین دلائے

خدا کی کتابیں اور شریعتیں

کبھی کبھی کسی نبی کو شریعت کی کتاب خدا کی طرف سے ملتی ہے۔ اس میں اس کی قوم کے لئے کچھ حکم ہوتے ہیں۔ مگر یہ باتیں کو ور یہ نہ کہ ہر نبی شریعت والا نہیں ہوتا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام شریعت والے نبی تھے۔ عیسیٰ علیہ السلام ان کی امت میں تھے۔ مگر نئی شریعت نہیں لائے تھے۔ بلکہ انہی کی کتاب تورات پر عمل کراتے تھے اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم شریعت کی کتاب قرآن شریف لائے ہیں۔ مگر حضرت احمد قادیانی نبی ہیں۔ لیکن اسی قرآن پر انہیں نے عمل کراتے ہیں۔ ایسی کتابیں یا شریعتیں بھی ہر ملک اور قوم میں پہلے نازل ہو چکی ہیں۔ چنانچہ ہندوؤں میں وید بھی اسی طرح کی شریعت کی کتاب ہے۔ یہ سب کتابیں قرآن مجید کے بعد منسوخ ہیں۔ کیونکہ ان کی تعلیم کسی خاص قوم یا ملک کے مناسب حال تھی۔ ساری دنیا کے مناسب حال نہ تھی۔ اب ہم کو ان کتابوں پر عمل کرنا منع ہے۔ ایک تو اس وجہ سے کہ ان کی تعلیم موجودہ زمانہ کے مناسب حال نہیں ہے۔ دوسرے اس لئے بھی کہ وہ کتابیں محفوظ نہیں رہیں۔ قرآن ایسی محفوظ کتاب ہے کہ اس کی حفاظت کا ذمہ خود اللہ تعالیٰ نے لے رکھا ہے۔ اور چودہ سو سال سے وہ محفوظ ہی چلی آتی ہے۔ جن نبیوں پر شریعت کی کتابیں نازل نہیں ہوئیں۔ ان پر بھی خدا کا کلام اترتا تھا۔ مگر وہ شریعت یعنے قانون کے رنگ کا نہیں ہوتا تھا۔ صرف پیشگوئیاں اور بشارتیں ہوتی تھیں۔ ہم کو مجمل طور پر یہ ایمان ضرور لانا چاہیئے۔ کہ ہر ملک اور قوم میں خدا کے نبی آئے ہیں۔ اور ان میں سے بعض کو شریعت کی کتابیں بھی ملی ہیں۔ مگر اب ہم عمل صرف قرآن مجید پر کرتے ہیں۔

وحی کیا ہے؟

خدا تعالیٰ کے کلام کو وحی کہتے ہیں۔ خواہ وہ خواب وغیرہ کے ذریعہ نازل ہو۔ خواہ فرشتہ کے ذریعہ آئے۔ یا جاگتے میں سنا جائے۔ یا لکھا ہوا پیش کیا جائے۔ ایسا کلام نبیوں پر اور دوسرے خدا تعالیٰ کے بزرگ اور نیک بندوں پر نازل ہوتا ہے۔ لیکن نبیوں پر بکثرت کلام اترتا ہے۔ اور اس میں بکثرت پیشگوئیاں ہوتی ہیں۔ دوسروں پر کم۔

قیامت کیا ہے؟

جب انسان مر جاتا ہے تو اس کا جسم مٹی کی قبر میں دبا دیا جاتا ہے۔ یا ہندوؤں کے ہاں جلا دیا جاتا ہے۔ یا پارسیوں کے ہاں گدھ کھا جاتے ہیں۔ یا دریا اور سمندر میں ڈوب جائے تو مچھلیاں اسے ہضم کر لیتی ہیں۔ مگر اس انسان کی جان ایک ایسے عالم میں چلی جاتی ہے۔ جسے برزخ کہتے ہیں۔ وہاں نیک روحیں آرام کی حالت میں پڑی رہتی ہیں۔ اور بد روحیں تکلیف میں رہتی ہیں۔ لیکن جب دنیا کی صف لپیٹی جائے گی تو اسرافیل فرشتہ ایک بگل بجائے گا۔ جس پر تمام دنیا کے زندہ لوگ مر جائیں گے۔ اور برزخ میں ان کی ارواح چلی جائیں گی پھر کچھ مدت کے بعد دوسرا بگل بجایا جائے گا۔ تو سب مردے عالم برزخ کے زندہ ہو جائیں گے۔ اور ان کو نیا جسم دیا جائے گا۔ اور پھر ان سے ان کے اعمال کا حساب لیا جائے گا۔ جن کے نیک عملوں کے نمبر ان کے بُرے عملوں کے نمبروں سے زیادہ ہوں گے وہ بخشے جائیں گے۔ اور سیدھے جنت میں بھیج دیئے جائیں گے۔ لیکن جن کے بُرے اعمال زیادہ ہوں گے۔ وہ دوزخ میں اپنے علاج اور سزا کے لئے بھیج دیئے جائیں گے۔ اور جیسا جیسا وہاں وہ نیک اور پاک ہوتے جائیں گے۔ جنت میں داخل ہوتے جائیں گے۔ یہاں تک کہ ایک لمبی مدت کے بعد جہنم بالکل خالی ہو جائے گا۔ اور سارے مجرم پاک صاف ہو کر رفتہ رفتہ آخر جنت میں ہی آ جائیں گے۔

جنت بڑے آرام والے مکانات اور سرسبز باغات کی جگہ ہے۔ جو اس میں داخل ہو جائیگا وہ ہمیشہ ہی اس میں رہے گا۔ وہاں ہر طرح کی جسمانی اور روحانی نعمتیں ہونگی۔ اور خدا تعالیٰ کا قرب حاصل ہوگا۔ ہر خواہش بندے کی پوری اور ہر دعا اس کی قبول ہوا کرے گی۔ جو ایک دفعہ اس میں داخل ہو جائے گا۔ وہ نہ تو مرے گا۔ اور نہ نکالا جائے گا۔

مرنے کے بعد پھر اس دنیا میں کوئی شخص جنم نہیں لے گا۔ یہ ہندوؤں کا عقیدہ ہے۔ کبھی کتے کا کبھی سؤر کا۔ کبھی کوڑھی کا کبھی بادشاہ کا جنم لینا۔ اور ہر دفعہ اسی دنیا میں واپس آنا عقلی طور پر بھی غلط ہے۔ اور تمام انبیاءؑ کی تعلیم کے بھی برخلاف ہے۔

اسی طرح مرنے کے بعد جانوروں کی طرح انسان کی روح کا فنا ہو جانا بھی بالکل غلط عقیدہ ہے۔ اور یہ درحقیقت دہریوں یعنے خدا کو نہ ماننے والوں کا خیال ہے۔ جو یہ سمجھتے ہیں کہ انسان آپ ہی آپ پیدا ہو جاتا ہے۔ اور آپ ہی آپ فنا ہو جاتا ہے۔ اس کے لئے کوئی انعام یا کوئی سزا مرنے کے بعد نہیں ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ مرنے کے بعد ہر انسان کو پھر زندہ کیا جائے گا۔ اور وہ اپنے اعمال کے مطابق بخشا جا کر جنت میں چلا جائے گا یا اگر بُرے اعمال ہوں گے۔ تو دکھ اٹھانے اور اپنی روحانی بیماریوں کا علاج کرانے کے لئے جہنم میں بھیجا جائے گا۔ مگر اس دنیا میں پھر دوبارہ پیدا نہیں ہوگا۔ نہ جانوروں کی طرح بالکل فنا ہو جائے گا۔ البتہ ہر عالم کے حالات کے مطابق اس کا جسم تبدیل ہوتا جائیگا۔

(باقی)

ــ ضروری تصحیح ــ

الفضل مورخہ ۴ جنوری ۱۹۵۶ء میں محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی تقریر بر موقعہ جلسہ سالانہ کا جو خلاصہ شائع ہوا ہے۔ اس کے صفحہ ۶ کے پہلے کالم میں شق نمبر ۲ کی آخری تین سطریں غلط شائع ہو گئی ہیں۔ محترم چوہدری صاحب نے جو کچھ فرمایا تھا وہ یہ تھا۔ کہ

"اسلام پر اعتراضات کا جواب مغربی زبانوں میں پیش کرنے کی ضرورت ہے۔ اردو میں ہم مواد مہیا کر چکے ہیں۔ اب ضرورت ہے کہ مغرب کے مناسب حال لباس پہنا کر اسے پیش کیا جائے" احباب تصحیح فرمالیں۔ (ادارہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) میری اہلیہ عرصہ سے بیمار اور کمزور ہے اس کی صحت کے لئے نیز میری مالی پریشانیوں کے دور ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ ماسٹر محمد اسمٰعیل جسونت بلڈنگ لاہور

(۲) میرے چچا سردار محمد صاحب کاتب الفضل چند روز سے بعارضہ ملیریا بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ بشیر احمد محلہ دارالیمن ربوہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا علم کلام

اور اس کے خوشہ چین

از مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی مبلغ سلسلہ

گذشتہ سے پیوستہ

اس سے قبل بھی (الفضل ۱۹ نومبر اور ۱۵ دسمبر ۱۹۵۵ء) کی دو اشاعتوں میں ہم عرض کر چکے ہیں۔ کہ عصر حاضر کے علماء اور ان کے ہمخیال اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے (بغیر کسی قسم کا حوالہ دیئے اور آپ کا ذکر کئے) حضور علیہ السلام کا علم کلام درج کر رہے ہیں۔ چنانچہ آج کی صحبت میں بھی اس کی ایک مثال ہم ہدیۂ ناظرین کرتے ہیں۔ تاکہ جہاں یہ امر احباب جماعت کی زیادتی ایمان کا موجب ہو۔ وہاں دیگر لوگوں پر بھی یہ حقیقت آشکار ہو جائے۔ کہ واقعی خدا تعالیٰ کے فرستادہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام الہام خداوندی کے مطابق "سلطان القلم" ہیں۔ اور آج وہ لوگ بھی جو آپ کی کتب دیگران لوں کو پڑھنے سے روک رہے تھے۔ خود آپ کے علم کلام کے خوشہ چین بن رہے ہیں۔

اس وقت میرے سامنے پیر جماعت علی شاہ صاحب علی پوری کے مریدوں کی "انجمن خدام الصوفیہ لاہور" کا ماہنامہ "انوار الصوفیہ" جلد ۱ نمبر ۳ پڑا ہے۔ اس رسالہ میں علاوہ اور مضامین کے "الحق" کے زیر عنوان "خلیفہ محمد صادق علی صاحب خیر پوری" کا بھی ایک مضمون درج ہے۔ یہ سارے کا سارا مضمون (سوائے ایک دو مقام سے ایک دو فقرے عمداً چھوڑنے اور لفظ "وحی" کی بجائے لفظ "الہام" استعمال کرنے کے) باقی سب مضمون حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مشہور کتاب "حقیقۃ الوحی" صفحہ ۲۷ تا ۲۸ سے لفظ بلفظ نقل کر دیا گیا ہے۔ اور وہ یہ ہے:۔

"........ چونکہ انجیل کی تعلیم بھی صرف یہود کی عملی اور اخلاقی خرابیوں کی اصلاح کے لئے تھی۔ تمام دنیا کے مفاسد پر نظر نہ تھی۔ اس لئے انجیل عام اصلاح سے قاصر ہے۔ بلکہ وہ صرف ان یہود کی موجودہ بداخلاقی کی اصلاح کرتی ہے۔ جو نظر کے سامنے تھے۔ اور جو دوسرے ممالک کے رہنے والے یا آئندہ زمانہ کے لوگ ہیں۔ ان کے حالات سے انجیل کو کچھ سروکار نہیں۔ اور اگر انجیل کو تمام فرقوں اور مختلف طبائع کی اصلاح مدنظر ہوتی۔ تو اس کی یہ تعلیم نہ ہوتی۔ جواب موجود ہے۔ مگر افسوس تو یہ ہے۔ کہ ایک طرف تو انجیل کی تعلیم ہی ناقص تھی۔ اور دوسری طرف خود ایجاد غلطیوں نے بڑا نقصان پہنچایا۔ جو ایک عاجز انسان کو خواہ نخواہ خدا بنایا گیا۔ اور کفارہ کا مسئلہ پیش کر کے عملی اصلاحوں کی کوششوں کا یک قلم دروازہ بند کر دیا گیا۔ اب عیسائی قوم دوگونہ بدقسمتی میں مبتلا ہے۔ ان کو خدا تعالیٰ کی طرف سے بذریعہ وحی اور الہام مدد نہیں مل سکتی۔ کیونکہ الہام پر جو مہر لگ گئی۔ اور دوسری یہ کہ وہ عملی طور پر آگے قدم نہیں بڑھا سکتی۔ کیونکہ کفارہ نے مجاہدات۔ اور سعی اور کوشش سے روک دیا۔ مگر جس کامل انسان پر قرآن شریف نازل ہوا۔ اس کی نظر محدود نہ تھی۔ اور اس کی عام غمخواری اور ہمدردی میں کچھ قصور نہ تھا۔ بلکہ کیا باعتبار زمان اور کیا باعتبار مکان اس کے نفس کے اندر کامل ہمدردی موجود تھی۔ اس لئے قدرت کے کامل تجلیات کا پورا اور کامل حصہ اس کو ملا۔ اور وہ خاتم الانبیاء بنے۔ مگر ان معنوں سے نہیں کہ آئندہ ان سے کوئی روحانی فیض نہیں ملے گا۔ بلکہ ان معنوں سے کہ وہ صاحب خاتم ہیں۔ بجز ان کی مہر کے کوئی فیض کسی کو نہیں پہنچ سکتا۔ اور ان کی امت کے لئے قیامت تک مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ کا دروازہ کبھی بند نہ ہوگا۔ اور بجز اس کے کوئی نبی صاحب خاتم نہیں۔ (اس سے اگلا فقرہ یہ تھا۔ جو عمداً چھوڑ دیا گیا کہ "ایک وہی ہے جس کی مہر سے ایسی نبوت بھی مل سکتی ہے۔ جس کے لئے امتی ہونا لازمی ہے"۔ ناقل) اور ان کی ہمت اور ہمدردی نے امت کو ناقص حالت میں نہیں چھوڑنا چاہا۔ اور ان پر الہام (لفظ "وحی" تھا۔ ناقل) کا دروازہ جو حصول معرفت کی اصلی جڑھ ہے۔ بند رہنا گوارا نہیں کیا۔ ہاں اپنی ختم رسالت کا نشان قائم رکھنے کے لئے یہ چاہا۔ کہ فیض الہام (لفظ "وحی" تھا ناقل) آپ کی پیروی سے ملے۔ اور جو شخص امتی نہ ہو۔ اس پر الہام (لفظ "وحی" تھا۔ ناقل) الٰہی کا دروازہ بند ہو۔ سو خدا تعالیٰ نے ان معنوں سے آپ کو خاتم الانبیاء ٹھہرایا۔ لہذا قیامت تک یہ بات قائم ہوئی۔ کہ جو شخص سچی پیروی سے اپنا امتی ہونا ثابت نہ کرے۔ اور آپ کی متابعت میں اپنا تمام وجود محو نہ کرے ایسا انسان قیامت تک نہ کوئی ("کامل" لفظ چھوڑ دیا گیا ہے۔ ناقل) وحی پا سکتا ہے اور نہ کامل ملہم ہو سکتا ہے۔ کیونکہ مستقل نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ختم ہو گئی ہے۔ مگر ظلی نبوت جس کے معنی ہیں۔ کہ محض فیض محمدی سے الہام (لفظ "وحی" تھا۔ ناقل) وہ قیامت تک باقی رہے گی۔ تا انسانوں کی تکمیل کا دروازہ بند نہ ہو۔ اور تا یہ نشان دنیا سے مٹ نہ جائے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہمت نے قیامت تک یہ چاہا۔ کہ مکالمات اور مخاطبات الٰہیہ کے دروازے کھلے رہیں۔ اور معرفت الٰہیہ جو مدار نجات ہے۔ مفقود نہ ہو جائے"۔

(رسالہ "انوار الصوفیہ" بابت ماہ دسمبر ۱۹۰۷ء (جلد ۱ نمبر ۳ صفحہ ۱۱ تا ۱۲ مطبوعہ حمیدیہ سٹیم پریس لاہور)

اے اہل بصیرت! آپ نے دیکھا۔ کہ کس طرح وہ لوگ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر کفر و ارتداد کے فتوے لگاتے تھے۔ اور آپ کی شائع کردہ کتب پڑھنے سے لوگوں کو روکتے تھے۔ آج کس طرح بے دھڑک ہو کر آپ کی تصنیفات سے آپ کے علم کلام پر مشتمل صفحوں کے صفحے اپنی کتب و رسائل میں (اپنے نام پر) شائع کر رہے ہیں۔ کیا خدا تعالیٰ کا یہ الہام کہ "میری فتح ہوئی میرا غلبہ ہوا" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۱) پوری آب و تاب سے ظہور میں نہیں آیا؟

صاحبانِ بصیرت! ابھی تو ابتدا ہے۔ وہ مبارک وقت بھی آیا ہی چاہتا ہے۔ جبکہ کھلم کھلا حضرت مسیح الزمان علیہ السلام کے علم کلام کا لوگ سکہ ماننے پر مجبور ہو جائیں گے۔ کیا ہوا؟ اگر آج کے علماء سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بصیرت افروز کتب پڑھنے سے لوگوں کو روکتے ہیں۔ یہ آج کی ہی بات نہیں۔ ایسا ہوا ہی کرتا ہے۔ ابتدا سے ہی لوگ اہل اللہ سے ایسا سلوک کرتے چلے آئے ہیں۔ چنانچہ مذکورہ بالا رسالہ "انوار الصوفیہ" ہی کی اشاعت میں حضرت امام محمد غزالی رح کی مشہور کتاب "احیاء العلوم" کی نسبت لکھا ہے کہ:۔

"جس وقت یہ شائع ہوئی تھی۔ اسی وقت کے عام خیالات اس کے برخلاف تھے اس لئے بہت سے متعصبین نے ان پر الحاد کا الزام لگایا۔ اور بعض فقیہوں نے ان پر کفر کا فتویٰ دیا۔ اور اس کتاب کے دیکھنے کو بھی حرام بتایا۔ اور اس کے جلا دینے کا حکم دیا۔ چنانچہ علی بن یوسف رح مؤلف کتاب "المغرب" نے جو نہایت متشرع اور عابد تھے۔ اور اکثر علماء و فضلاء سے صحبت رکھتے تھے۔ ۵۰۳ھ میں یہ فتویٰ دیا۔ کہ کتاب احیاء العلوم کا نام و نشان نہ رہے۔ اور بالکل جلا دی جائے۔ تاکہ مسلمانوں کے عقائد میں اس سے کچھ خلل نہ آئے"۔

(رسالہ انوار الصوفیہ جلد ۱ نمبر ۳ صفحہ ۸)

لیکن علماء کی نظر میں "احیاء العلوم" کی آج جو قدر و قیمت ہے۔ وہ عیاں ہے۔ اسی طرح وہ مقدس زمانہ بھی کوئی دور نہیں۔ جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جدید علم کلام کی خوبیوں اور محاسن کے وہ لوگ بھی معترف ہوں گے۔ جن کی زبانیں آج آپ کے خلاف غلط فہمیاں پیدا کرنے میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے میں کوشاں ہیں۔

ل حاشیہ: اس جگہ یہ سوال طبعاً ہو سکتا ہے۔ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت میں بہت سے نبی گزرے ہیں۔ پس اس حالت میں موسیٰ ع کا افضل ہونا لازم آتا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ جس قدر نبی گذرے ہیں۔ ان کو خدا نے براہ راست چن لیا تھا۔ حضرت موسیٰ کا اس میں کچھ بھی دخل نہ تھا۔ لیکن اس امت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیروی کی برکت سے ہزارہا اولیاء ہوئے ہیں (اس سے اگلا فقرہ یہ تھا جو عمداً چھوڑ دیا گیا کہ "اور ایک وہ بھی ہوا جو امتی بھی ہے اور نبی بھی۔ ناقل) اس کثرتِ فیضان کی نظیر کسی نبی میں نہیں مل سکتی۔ اسرائیلی نبیوں کو الگ کر کے باقی تمام لوگ موسوی امت میں ناقص پائے جاتے ہیں۔ رہے انبیاء سو ہم بیان کر چکے ہیں۔ کہ انہوں نے حضرت موسیٰ سے کچھ نہیں پایا بلکہ وہ براہ راست نبی کئے گئے۔ مگر امت محمدیہ میں ہزارہا لوگ پیروی کی وجہ سے ولی کئے گئے۔ منہ۔

بقایا داران حصہ آمد توجہ فرمائیں

ایسے موصی احباب جن کے ذمہ حصہ آمد کا بقایا ہے۔ کی خدمت میں بذریعہ اعلان ہذا گذارش کی جاتی ہے۔ وہ مہربانی کر کے اپنی ذمہ داری اور فرض شناسی کا ثبوت دیتے ہوئے۔ اپنے بقایاجات کی ادائیگی کی طرف توجہ فرمائیں۔ ہو سکتا ہے۔ کہ بعض احباب ایسے بھی ہوں۔ کہ جو اپنی ذاتی مشکلات کے باعث یکمشت ادائیگی بقایا نہ کر سکتے ہوں۔ مگر بقایا کی ادائیگی کے لئے اپنے دل میں جوش رکھتے ہوں۔ ان کی سہولت کے لئے بھی اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ ماہوار مناسب قسط مقرر کر کے قسط وار ادائیگی بقایا کی مرکز سے منظوری حاصل کر لیں۔ قسط علاوہ ماہوار حصہ آمد یا ششماہی کے ہوگی۔ اور قسط کی باقاعدگی سے ادائیگی لازمی ہوگی۔

پس تمام بقایاداران حضرات وصیت کی اہمیت کو سمجھیں۔ اور جلد از جلد بقایا ادا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

بیرونی ممالک میں مساجد تعمیر کرنے کی تحریک

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس مشاورت ۱۹۵۶ء میں بیرونی ممالک میں مساجد تعمیر کرنے کا ارشاد فرمایا تھا۔ اس میں حضور نے ہر احمدی کے لئے نہایت آسان اور سہل ترین بغیر اپنے پر زائد بوجھ ڈالنے کے اس چندہ کی تحریک فرمائی تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بعض احباب نے اس میں شاندار حصہ لیا تھا اور بعض تو ایسے ہیں جو باقاعدہ حصہ لیتے رہتے ہیں۔ مگر ایک بڑا حصہ ایسے احباب کا بھی ہے جو اس چندہ کی طرف ذرا توجہ نہیں فرماتے۔ یہ نہیں کہ ان کی آمد نہیں بلکہ یہ کہ ان کو اس چندے کا احساس ہی نہیں۔

حالانکہ مساجد کی تعمیر اور آبادکاری مومنوں کے لئے مخصوص ہے بلکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے ماتحت تو جو شخص مسجد کے آباد کرنے میں حصہ لے گا اس کا گھر اللہ تعالیٰ جنت میں بنا دے گا

یہ بات اتنی اہم اور ضروری ہے کہ اگر ہر احمدی اپنے امام کی اقتداء میں اس نیت اور پختہ ارادہ کے ساتھ اس راہ میں قربانی کرے تو اللہ تعالیٰ اس کا گھر جنت میں بنا دے گا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس دفعہ جلسہ سالانہ پر بھی اس تحریک میں شامل ہونے کی تلقین فرمائی تھی۔

پس پہلے تو آپ دل میں اپنا محاسبہ کریں کہ آیا آپ نے بیرونی ممالک میں مساجد کی تعمیر کرنے میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے درج ذیل ارشاد کے مطابق حصہ لیا ہے؟ اگر جواب نفی میں ہے تو آپ بتائیں کہ آپ نے اپنے امام کے حکم پر کیا عمل کیا ہے۔ پس اس پر عمل کرنا ہی باعث برکت ہے اور پھر آپ اپنی جماعت کے احباب کو بھی تحریک کریں تا اس کا زیادہ سے زیادہ اثر ہو۔ آپ کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ:-

(۱)۔ بڑے تاجر مثلاً منڈیوں کے آڑھتی اور کارخانوں کے مالک ہر مہینہ کی پہلی تاریخ کے پہلے سودے کا پورا منافع خانہ خدا کی تعمیر کے لئے دیں خواہ ایک پیسہ ہو یا ہزار روپیہ۔

(۲) چھوٹے تاجر ہر ہفتہ کے پہلے دن کے پہلے سودے کا منافع بیت اللہ کی تعمیر کے لئے دیں۔

(۳) الف۔ ملازمین کو ہر سال جو سالانہ ترقی ملے اس میں سے پہلی ترقی مساجد کی تعمیر کے لئے دیں۔

(ب) اسی طرح جب کوئی دوست پہلی دفعہ ملازم ہو تو وہ پہلی تنخواہ کا دسواں حصہ۔ (ج) عارضی ملازمین جن کو ترقی نہیں ملتی۔ ایک ماہ کی تنخواہ کا بیسواں حصہ خانہ خدا کی تعمیر کے لئے دیں۔

(۴) وکلاء۔ ڈاکٹر اور کنٹریکٹر۔ پچھلے سال کی کل آمد سے موجودہ سال کی کل آمد کی زیادتی کا دسواں حصہ نیز ہر سال ماہ مئی کی آمد کا پانچ فیصدی بیت اللہ کی تعمیر کے لئے دیں۔

(۵) مستری۔ لوہار۔ درزی۔ بڑھئی اور مزدور وغیرہ ہر ماہ کی پہلی تاریخ یا مہینے کا کوئی اور دن مقرر کر کے اس دن کی جو مزدوری مل جائے۔ اس کا دسواں مساجد کی تعمیر کے لئے دیں۔

(۶) زمیندار احباب جن کی زمین دس ایکڑ سے کم ہو وہ ایک آنہ فی ایکڑ کے حساب سے اور اس سے زائد زمین والے دو آنہ فی ایکڑ کے حساب سے دیں۔

(۷) مزارعہ احباب جن کی زمین دس ایکڑ سے کم ہو دو پیسے فی ایکڑ کے حساب سے اور اس سے زائد زمین والے ایک آنہ فی ایکڑ کے حساب سے دیں۔

(۸) مختلف خوشی کی تقاریب۔ مثلاً نکاح پر۔ شادی پر۔ بیٹے کی پیدائش پر۔ مکان کی تعمیر پر یا امتحان میں پاس ہونے پر خانہ خدا کی تعمیر میں کچھ نہ کچھ ضرور دیتے رہنا چاہیئے۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

گمشدہ ڈائری

ایام جلسہ میں کوئی صاحب اپنی ایک ڈائری جس پر کچھ نوٹ ہیں اور کچھ نسخے لکھے ہوئے ہیں۔ میرے پاس رکھ کر بھول گئے تھے۔ جن صاحب کی ہو وہ خاکسار سے حاصل کریں۔

علی محمد (بی۔اے۔بی۔ٹی) ربوہ

دعائے مغفرت

مورخہ ۱۲/۵/۵۶ کو منشی حاکم دین صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے وفات پا گئے۔ جنازہ ربوہ لے جایا گیا۔ بعد نماز جمعہ حضور نے جنازہ پڑھایا۔ احباب بلندی درجات کیلئے دعا فرمائیے۔

شیخ محمد یوسف لائلپور

حج بیت اللہ کی تڑپ

اللہ تعالیٰ نے ۱۹۱۲ء میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اس منظوم دعا کو قبول فرماتے ہوئے حضور کو حج کے شرف سے سرفراز فرمایا۔

"میری خواہش ہے کہ دیکھوں اس مقام پاک کو
جس جگہ نازل ہوئی مولیٰ تیری اُم الکتاب" (کلام محمود)

اپنے مقدس امام کی اتباع میں ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ بھی حج بیت اللہ کے لئے اپنے دل میں ایسی تڑپ پیدا کرے جیسی کہ حضور کے مذکورہ بالا کلام مبارک سے ظاہر ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ عملی طور پر حج کرنے کے لئے استطاعت شرط ہے۔ لیکن اس کے لئے تڑپ رکھنا اور استطاعت حاصل کرنے کے ذرائع اختیار کرنا ہر مومن کا طبعی حصہ ہے۔ پس ہمیں ان امور پر سنجیدگی سے غور کرنا چاہیئے کہ:-

(۱) اگر ہمیں فریضہ حج کے لئے پوری استطاعت حاصل ہے تو ہم کیوں ابھی تک اس سے محروم ہیں۔

(۲) اگر ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مال کا خاطر خواہ عطیہ تو میسر ہے۔ لیکن دیگر شرائط حج پوری کرنے سے حقیقی معذوری ہے تو کیا ہمیں حج بدل کرانے کی آرزو ہے۔

(۳) اگر ہم سردست قطعی معذور ہیں تو کیا ہم استطاعت حاصل کرنے کے ذرائع اختیار کر رہے ہیں

احباب جماعت کو اس طرف متوجہ کرانے اور حج بیت اللہ کے خواہشمندوں کو بعض سہولتیں بہم پہنچانے کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے ماتحت دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ میں "حج فنڈ" کی امانت کھولی ہوئی ہے جو عین ممکن ہے آپ کیلئے حج بیت اللہ کا پیش خیمہ ثابت ہو۔

جملہ رقوم مذکورہ بالا امانت میں جمع کروائی جائیں۔ اور اگر کوئی وضاحت مطلوب ہو تو خاکسار سے خط و کتابت فرمائی جائے۔ (شبیر احمد مہتمم اصلاح و ارشاد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

تعلیم الاسلام ہائی سکول اور اس کی کھیلیں

میں ایک مضمون بعنوان بالا لکھ رہا ہوں۔ لیکن پیشتر اس کے کہ وہ مضمون چھپ کر احباب کی خدمت میں پہنچے میں اپنے پرانے دوستوں اور شاگردوں کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنے اپنے زمانے کے متعلق مجھے بذریعہ کارڈ اطلاع دے کر مشکور فرمائیں کہ وہ تعلیم الاسلام ہائی سکول کی ہاکی۔ فٹ بال یا کرکٹ کی ٹیم میں کس کس سن میں کھیلتے رہے ہیں۔ تاکہ میں ان کے نام مناسب جگہ پر اپنے مضمون میں شائع کر سکوں۔ تاکہ بعد میں میرے کسی دوست کو شکایت نہ رہے کہ اس کا نام درج ہونے سے رہ گیا ہے۔ امید ہے کہ احباب جلد سے جلد اس طرف توجہ فرما کر مشکور فرمائیں گے۔

خاکسار علی محمد (بی۔اے۔بی۔ٹی) ربوہ

درخواستہائے دعا

(۱) بندہ ایک مقدمہ کی وجہ سے ان دنوں خاص دعاؤں کا محتاج ہے۔ احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ (لطیف احمد منٹگمری)

(۲) میری بڑی ہمشیرہ امۃ اللہ شاہدہ اہلیہ چوہدری عنایت اللہ خانصاحب خلیل کاٹھگڑھی مبلغ کسموں مشرقی افریقہ لمبے عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرمائے نیز ہم پر ایک فوجداری مقدمہ چل رہا ہے اور اس کی تاریخ ۹ جنوری مقرر ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اس مقدمہ میں ہمیں اللہ تعالیٰ باعزت بری فرمائے۔ آمین

محمد اسلم خاں کاٹھگڑھی احمدی

(۳) میرے ایک عزیز دوست منشی احمد صاحب بعارضہ بخار بیمار ہیں احباب دعائے صحت فرمائیں

محمود احمد منیجر دواخانہ دارالشفاء کچہری روڈ خانیوال

محترم خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب کے لئے درخواست دعا

محترم خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب کی عام صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ لیکن فالج کے اثر کی وجہ سے چلنے پھرنے سے تاحال معذور ہیں۔ علاج کے نتیجہ میں قدرے طاقت محسوس ہوتی ہے۔ لیکن بغیر سہارے کے چلنے سے ٹانگیں اب بھی ڈگمگاتی ہیں۔ احباب محترم خانصاحب موصوف کی صحت کاملہ کے لئے التزام سے دعا فرمائیں۔

بقیہ لیڈر (صفحہ ۲ سے آگے)

یورپ کو طعنہ دیتے ہیں۔ کہ انہوں نے خود بھی تو جوع الارض کے لئے خونریزی کی ہے حالانکہ خون ریزی کرنے والے اور ہیں اور اسلام پر اعتراض کرنے والے اور ہیں۔ پھر اگر کوئی جوع الارض کے لئے فساد فی الارض کا مرتکب ہوتا ہے۔ تو یہ دین کے لئے فساد فی الارض کی دلیل کس طرح بن سکتا ہے۔ اگر کوئی شخص کسب زر کے لئے چوری کرتا ہے۔ تو کیا اقامتِ دین کے لئے بھی چوری جائز ہو جاتی ہے۔ اسلام کی حقانیت ثابت کرنے کے لئے ایسی فضول مثالوں اور بودے سہاروں کی کیا ضرورت ہے۔ اور اس طرح اسلام کی کیا خوبی ظاہر ہوتی ہے۔ اس کا تو مطلب یہ ہے۔ کہ اسلام میں کوئی ذاتی خوبی نہیں۔ بلکہ وہ بھی ملحدانہ اور لادینی تحریکوں کی طرح اپنی عارضی کامیابی کے لئے خونریزی کا محتاج ہے۔ اور اسے بھی اپنا سکہ بٹھانے کے لئے حکومتی جبر و اکراہ کی ضرورت ہے حالانکہ قرآن کریم چپہ چپہ پر جبر و اکراہ کی نفی کرتا ہے۔ اور اپنے اصول منوانے کے لئے ذرا سے براہِ راست یا بالواسطہ جبر کو بھی برداشت نہیں کرتا اور دلوں کو اپیل کرتا ہے۔

ہم آخر میں پھر ایک بار المنیر کے اس مشورہ کی جو اس نے اہل علم حضرات کو دیا ہے۔ تائید کرتے ہیں۔ اور مزید عرض کرتے ہیں۔ کہ وہ باہمی اختلافات پر اپنی توتیں صرف کرنے کی بجائے تعلیم یافتہ مسلمانوں اور اہلِ مغرب کو جو اسلام پر نئے نئے اعتراضات کرتے ہیں۔ مطمئن کرنے کے لئے قرآن و سنت کی از سرِ نو چھان بین کریں۔ اور اسلام کا صحیح چہرہ موجودہ دنیا کے سامنے لانے کے لئے اپنے علم و فضل کو استعمال کریں۔ اور خود اپنی تحریروں کا قرآن و سنت کی روشنی میں از سرِ نو جائزہ لیں۔ اور دیکھیں کہ تعلیم یافتہ طبقہ اور اہلِ یورپ کے جو اعتراضات ہیں۔ وہ ان کی اپنی تحریروں پر مبنی ہیں یا فی الواقعہ قرآن و سنت کی یہی تعلیم ہے۔ اگر نعوذ باللہ آخری صورت ہو۔ تو ہمیں غلبہ اسلام سے مایوس ہونا پڑے گا۔ حالانکہ قرآن کریم کا دعویٰ ہے۔ کہ آخر میں اسلام ہی تمام ادیان پر غالب آئے گا۔ جیسا کہ المنیر نے بھی کہا ہے۔ اور قرآن کریم کا بھی دعویٰ ہے۔ دین اسلام فطرت کے مطابق ہے۔ اس لحاظ سے دیکھا جائے۔ تو معترضین کے اعتراضات جو فطرت کے مطابق معلوم ہوتے ہیں۔ حقیقی اسلام پر جو قرآن و سنت پر مبنی ہو۔ نہیں پڑ سکتے۔ اس لئے دیکھنا چاہیئے۔ کہ کہیں ہم نے ہی تو اسلام کی تعلیم کو بگاڑ کر پیش نہیں کیا۔ جس سے خدا تعالیٰ کا کلام بری ہے۔

کراچی میں ۳ کروڑ ۹۰ لاکھ روپے کے جہاز سازی کارخانہ کی تکمیل

کراچی ۷ جنوری۔ پاکستان کی صنعتی ترقیاتی کارپوریشن نے جہاز سازی کے ایک عظیم منصوبہ کو ۳ کروڑ ۹۰ لاکھ روپے کی لاگت سے پایہ تکمیل تک پہنچا دیا ہے۔

کراچی میں جہاز سازی کے کارخانہ کے علاوہ انجینئرنگ ورکس اور مغربی گھاٹ کی طرف سے ایک خشک بندر کی تعمیر بھی اس عظیم منصوبہ میں شامل ہیں۔ جہاز سازی کا یہ کارخانہ بالکل جدید طرز پر بنایا گیا ہے۔ اور اسے جدید ترین مشینری سے آراستہ کیا گیا ہے۔ اس کارخانہ میں دس ہزار ٹن وزنی جہاز اور دوسرے ہر قسم کے جہاز تیار کئے جا سکیں گے۔ جہازوں اور مشینری کی مرمت کے لئے بھی انتظامات مکمل کر لئے گئے ہیں۔

یہ منصوبہ ہیمبرگ کے جہاز ساز ادارہ میسرز شٹلکن سون کے زیر نگرانی پایہ تکمیل تک پہنچا ہے۔ یہ ادارہ صنعتی ترقیاتی کارپوریشن سے ایک معاہدہ کی رو سے دس سال تک اس کارخانہ کا حق مشیر رہے گا۔ اور اس کی ترقی کی رفتار پر نظر رکھے گا۔ ادارہ پاکستانی انجینئروں کو تربیت کی سہولتیں بھی مہیا کرے گا۔ اس سے قبل اس کے زیر اہتمام ۱۵ پاکستانی انجینئر ہیمبرگ سے تربیت حاصل کر کے حال ہی میں پاکستان پہنچے ہیں۔

جہاز سازی کے اس کارخانہ میں دھات کو مختلف سانچوں میں ڈھالنے کی بہترین مشینری موجود ہے۔ جس سے پل۔ ٹرانسمیٹروں کے کھمبے سفری کرین۔ پلیٹ فارم۔ دھات کے دروازے اور ذخیرہ کرنے والے ٹین پہلے سے ہی شروع ہو چکے ہیں۔ دوسرا اہم کام جو کہ جلد ہی اس کارخانہ میں شروع ہونے والا ہے۔ وہ سمندری عمودی ڈیزل انجنوں کی تیاری ہے۔ یہ انجن ۳۰۰ سے ۵۰۰ ہارس پاور تک کے ہوں گے اگلے سال تک جہاز کی زیر آب مرمت کے لئے بھی ایک ۶۰۰ فٹ لمبی اور ۹۰ فٹ چوڑی گودی تیار ہو جائے گی۔

کراچی کا جہاز سازی کا یہ کارخانہ اسلامی دنیا کا سب سے بڑا کارخانہ ہے۔ اس علاقہ میں جو جہازران کمپنیاں کام کر رہی ہیں۔ انہیں اس کارخانہ سے کافی امداد ملے گی۔ اس کارخانہ کے تکمیل پذیر ہونے سے پاکستان کو اسی لاکھ روپیہ کے زرِ مبادلہ کی بچت کی توقع ہے۔ اس طرح نہ صرف یہ کہ پاکستان کو زرِ مبادلہ کی بچت ہوگی۔ بلکہ وہ اس سے زرِ مبادلہ کمائے گا۔ کارخانہ نے غیر ملکی جہازران کمپنیوں کے مرمت کے پہلے سے ہی کئی آرڈر لے رکھے ہیں۔ دنیا کے دوسرے جہاز سازی کے کارخانوں میں آرڈروں کی زیادتی کی وجہ سے کراچی کے کارخانہ میں بیشتر گاہکوں کی آمد کی توقع ہے۔ صنعتی ترقیاتی کارپوریشن کا کھلنا کا جہاز سازی کا منصوبہ بھی قریب الاختتام ہے۔ یہ کارخانہ مکمل ہونے پر ۴

۴ مشرقی بنگال ریلوے کی ضروریات بھی پوری کریگا۔

اس سال مغربی پاکستان میں ۳۰ لاکھ ٹن گندم پیدا ہوگی

لاہور ۷ جنوری مغربی پاکستان میں موجودہ فصل ربیع کے زیر کاشت رقبہ کے بارے میں جو شمار و اعداد جمع کئے گئے ہیں۔ ان کی بنا پر یہ اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ سیلاب کی تباہ کاریوں کے باوجود گندم کی پیداوار قریباً ۳۰ لاکھ ٹن ہوگی۔ گذشتہ سال بھی قریباً اتنی ہی گندم پیدا ہوئی تھی۔

گذشتہ سال گندم کی پیداوار کو قیام پاکستان کے بعد بہترین قرار دیا گیا تھا۔ گندم کے زیر کاشت کل رقبہ کے بارے میں زراعت اور محکمہ مال کے شمار و اعداد میں قدرے فرق ہے کیونکہ بہاولپور اور پشاور کے ڈویژنوں سے تاحال کسی بھی محکمہ کو مصدقہ شمار و اعداد فراہم نہیں کئے گئے۔ تاہم اندازہ ہے کہ اس سال ایک کروڑ ایک لاکھ ۳۰ ہزار ایکڑ میں گندم کاشت کی گئی ہے گذشتہ سال ایک کروڑ نوے لاکھ ایکڑ میں گندم کاشت ہوئی تھی۔

بیان کیا جاتا ہے کہ گذشتہ دنوں جو بارشیں ہوئی ہیں ان کا فصلوں پر بڑا اچھا اثر پڑا ہے اور اگر فروری کے آخر یا مارچ کے شروع میں مزید بارشیں ہو گئیں تو گندم کی پیداوار ۳۰ لاکھ ٹن سے بڑھ جائے گی۔ ممکن ہے کہ یہ ۳۵ لاکھ ٹن ہو جائے۔

معلوم ہوا ہے کہ لاہور اور سیالکوٹ کے اضلاع میں سیلاب کے باعث فصل ربیع کے قابل کاشت رقبہ میں کمی ہو گئی ہے۔ باقی علاقوں میں فصلوں کی کاشت حسب معمول ہوئی ہے۔

الجزائر میں قوم پرستوں کو کچلنے کیلئے مزید فوج

کیسابلانکا ۷ جنوری۔ فرانسیسی حکام نے الجزائر میں قوم پرستوں کی سرگرمیوں کو کچلنے کے لئے حکومت فرانس سے ایک لاکھ چالیس ہزار مزید فوج طلب کی ہے۔ گذشتہ شب قوم پرستوں کے خلاف مہم میں فرانسیسی فوجیوں نے آٹھ قوم پرستوں کو ہلاک کر دیا۔ ادھر مراکش میں فرانسیسی دستوں نے ریف کی پہاڑیوں میں اور کامیابی حاصل کی ہے۔

افغانستان ہندوستان سے ہتھیار خریدیگا

کابل ۷ جنوری۔ افغانستان کے فوجی افسروں کا ایک وفد عنقریب ہندوستان روانہ ہو رہا ہے یہ وفد افغانستان کے لئے ہندوستان سے چھوٹے اسلحہ کی خریداری کرے گا۔

سوڈان کو ۱۳ ملکوں نے تسلیم کر لیا

خرطوم ۶ جنوری۔ اب تک جمہوریہ سوڈان کو ۱۳ ملک تسلیم کر چکے ہیں۔ آج جن ممالک نے سوڈان کی آزادی کو تسلیم کیا ہے ان میں انڈونیشیا۔ لنکا اور جاپان شامل ہیں۔

ڈھاکہ شہر کی ترقی کے لئے ایک کروڑ نوے لاکھ کی سکیم

ڈھاکہ ۷ جنوری۔ ڈھاکہ میونسپل بورڈ نے شہر کی ترقی اور اصلاح کے لئے صوبائی حکومت کو ایک سکیم پیش کی ہے جس پر ایک کروڑ نوے لاکھ کے قریب خرچ آئے گا۔ یہ سکیم پانچ سالہ صوبائی ترقیاتی منصوبے میں شامل کرنے کے لئے پیش کی گئی ہے

اس سکیم میں شہر میں ریلوے لائن پر پل تعمیر کرنے کی تجاویز بھی شامل ہیں۔ تاکہ ٹریفک میں رکاوٹ پیدا نہ ہو۔ سکیم میں پولٹن میدان بچوں کے لئے ایک سیرگاہ اور صدر گھاٹ میں ایک میونسپل مارکیٹ کی تعمیر کے منصوبے بھی شامل ہیں۔

بورڈ نے اپنی سکیم کے ساتھ ہی اس امر کی طرف بھی اشارہ کیا ہے کہ سکیم کے اخراجات کا کچھ حصہ پورا کرنے کے لئے موٹر دیکلز ٹیکس دریائی ٹرانسپورٹ ٹیکس اور محصول چنگی میں اضافہ کر کے اور ریلوے ٹکٹوں پر بھی فی روپیہ چھ پائی ٹیکس لگا کر روپیہ اکٹھا کیا جائے گا۔

فرانس میں پھانسی کی سزا

پیرس ۷ جنوری۔ فرانس میں ۱۹۵۵ء کے دوران صرف ایک شخص کو سزائے موت سنائی گئی اور وہ بھی بعد میں سزائے عمر قید میں بدل دی گئی۔ یہ شخص پیرس میں ایک موٹر چرا کر لے جا رہا تھا کہ ایک کانسٹیبل اس کے نیچے آ کر ہلاک ہو گیا۔ صدر کوٹی نے نئے سال کی خوشی میں اس کی سزائے موت کو عمر قید میں بدل دیا۔

پاکستان شام کے کرنسی نوٹ چھاپے گا

دمشق ۷ جنوری۔ شامی وزیر مالیات ڈاکٹر عبدالوہاب محمود نے کل یہاں پاکستانی وزیر مختار متعینہ شام مسٹر لال شاہ بخاری سے باہمی اقتصادی امور پر بات چیت کی متعدد پاکستانی ماہروں نے بھی جو حال میں یہاں آئے ہیں بات چیت میں حصہ لیا۔ یہ ماہر پاکستان میں شامی کرنسی نوٹوں کی چھپائی کا معاہدہ طے کرنے کے لئے شامی حکام سے بات چیت کر رہے ہیں یہ نوٹ شام کا سنٹرل بنک جاری کرے گا جو حال ہی میں قائم ہوا ہے۔

پاکستان کی مستند تاریخ اور قائد اعظم کی مستند سوانح عمری مرتب کرنا نہایت ضروری ہے

کل پاکستان تاریخی کانفرنس میں میجر جنرل اسکندر مرزا کی تقریر

کراچی ۷ جنوری۔ گورنر جنرل پاکستان میجر جنرل اسکندر مرزا نے کل یہاں چھٹی کل پاکستان تاریخی کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے پاکستان کے مؤرخین کو مشورہ دیا کہ وہ پاکستان کی ایک مستند تاریخ اور قائد اعظم کی مستند سوانح عمری تیار کریں۔ گورنر جنرل نے برصغیر ہند و پاکستان کے تاریخی حالات کا کھلے سے جائزہ لینے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے مؤرخین کو مشورہ دیا کہ وہ تاریخ برصغیر کی از سر نو تدوین کریں اور تاریخ کو ایسے غلط حالات سے پاک کریں جو تعصب کی بنا پر تاریخ میں داخل کر دیئے گئے ہیں۔

چھٹی کل پاکستان تاریخی کانفرنس ہسٹری سوسائٹی کے زیر اہتمام منعقد ہو رہی ہے۔ آج وزیر داخلہ مسٹر اے کے فضل الحق ایک تاریخی نمائش کا افتتاح بھی کریں گے۔ اس موقعہ پر کل عجائب گھروں کی ایک کانفرنس بھی ہو رہی ہے۔

گورنر جنرل نے کانفرنس میں شریک ہونے والے مندوبین کو یقین دلایا کہ مؤرخین کے کسی کام کو محض مادی ذرائع کے فقدان کے باعث رکنے نہیں دیا جائے گا۔ آپ نے بتایا کہ حکومت ہسٹری سوسائٹی کی مناسب مالی امداد کے مسئلہ پر غور کر رہی ہے تاکہ سوسائٹی مناسب تحقیق و تجسس کے علاوہ ترجم و تاریخی تصانیف اور دوسرے تاریخی کام سرانجام دے سکے۔ آپ نے اس سلسلہ میں مخیر حضرات کو بھی ہسٹری سوسائٹی کی فراخدلی سے امداد کرنے کی اپیل کی ہے۔

تحقیق و تجسس کی ضرورت

کانفرنس میں بعض غیر ملکی مؤرخ بھی شامل ہو رہے ہیں۔ کل جرمنی کے مشہور ماہر اسلامیات پروفیسر بی۔ ایس کاہلے نے کانفرنس میں اپنا مقالہ پڑھا۔ پروفیسر کاہلے نے تحقیق و تجسس کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے مشرق کے مؤرخین کو مشورہ دیا کہ وہ گذشتہ صدی کے مغربی مؤرخین کے نقش قدم پر چلیں۔ آپ نے کہا گذشتہ صدی میں مغربی مؤرخین نے مشرق کے مؤرخین کی تصانیف کے اپنی زبانوں میں ترجمے کئے تھے اور ان سے بہت کچھ اخذ کیا تھا۔ اب مشرقی مؤرخین کو مغربی مؤرخین کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اخذ و ترجمہ سے کام لینا چاہیئے۔

آپ نے برصغیر کے مسلمانوں کے تاریخی حالات کی فراہمی، ان کی تدوین اور انہیں یکجا کرنے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ اس سے بیشتر ریکارڈ "یادگاری کتاب" تک ہی محدود تھے۔ سابق حکومت ہند کے زیر اہتمام کافی عرصہ ہوا مشہور مؤرخ پروڈس اور بعض ہندوستانی مؤرخین بعض کتبات پر کندہ تاریخی حالات کو کتابی صورت میں پیش کر چکے تھے۔ لیکن یہ کوشش بہت ناکافی ہے۔ آپ نے مؤرخین کو مشورہ دیا کہ وہ منقات کے کتبات پر کندہ تاریخی واقعات کتابی صورت میں پیش کریں۔

پروفیسر کاہلے نے پاکستان کے مؤرخین کے لئے لائبریریوں کی ضرورت پر بھی زور دیا۔ آپ نے کہا کہ نادر الوجود کتابوں کی عکسی تصویریں حاصل کی جائیں۔ اور مستند تاریخی مواد کو ذہین طبقہ تک پہنچانے کے لئے اچھی کتابوں کا ترجمہ کیا جائے۔

پروفیسر کاہلے نے سرسید احمد خاں مولانا محمد شبلی اور علامہ اقبال کو خراج عقیدت پیش کیا اور کہا کہ ان حضرات نے برصغیر ہند و پاکستان کے مسلمانوں کا تاریخی شعور بیدار کرنے کے لئے کار ہائے نمایاں سرانجام دیئے ہیں۔

ڈاکٹر داؤد پوتا

ایک اور مشہور مؤرخ ڈاکٹر داؤد پوتا نے کہا کہ تاریخ اور جغرافیہ مشترک مضامین ہیں لیکن عملی طور پر ان کا علیحدہ علیحدہ مطالعہ کیا جاتا ہے۔ ہمارے مؤرخین نے جغرافیہ کو زیادہ اہمیت دی ہے۔ وحدت مغربی پاکستان نے انہیں اس بات کا شاندار موقعہ دیا ہے کہ وہ اس حصہ ملک کے قدیم جغرافیہ کا مطالعہ کریں۔ اس حصہ پاکستان کے کتنے ہی ایسے شہر ہیں جن کے نام اب صرف عرب جغرافیہ دانوں کے بنائے ہوئے نقشوں پر باقی رہ گئے ہیں۔ ہمیں ان شہروں کے جائے وقوع کو معلوم کرنے کی سنجیدگی سے کوشش کرنی چاہیئے۔

آپ نے شکوہ کیا کہ پاکستان کے محکمہ آثار قدیمہ نے اس میدان میں کوئی نمایاں کام نہیں کیا اور قدیم اسلامی شہروں کے بارے میں ہماری معلومات ابھی تک بینرجی۔ مارشل اور میک ایسے ماہرین تک محدود ہے۔ قدیم تاریخی حالات پر سے ماضی کے پردے ہٹانے کے لئے مؤرخین و ماہرین آثار قدیمہ کے باہمی اشتراک عمل کی سخت ضرورت ہے۔ آثار قدیمہ ایک سرکاری محکمہ ہے حکومت کو چاہیئے کہ وہ اس محکمہ کو اپنی سرگرمیاں تیز تر کرنے کی ہدایت کرے اور اس محکمہ کو کھدائی وغیرہ کے اخراجات برداشت کرنے کے لئے زیادہ مالی امداد دی جائے (ا پ)

(م) فضل الرحمٰن

رکن دستور ساز مسٹر فضل الرحمٰن نے اپنے مقالہ میں تاریخ و جغرافیہ کے میدان میں اسلام کی سیاسی و روحانی تحریک کے کردار پر زور دیا۔ آپ نے بعض مذہبی مؤرخین پر شدید نکتہ چینی کی جنہوں نے ثقافتی منافرت اور تعصب کی بنا پر اسلام کے تاریخی حالات کو مسخ کر کے پیش کرنے کی کوشش کی ہے اور اس سلسلہ میں بعض تاریخی کتابوں کے حوالے بھی پیش کئے۔

کانفرنس میں اس بات کا بھی انکشاف کیا گیا کہ تاریخی سوسائٹی رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک سوانح حیات مرتب کرنے کا انتظام کر رہی ہے۔

پاکستان اور انڈونیشیا میں زیادہ گہرے مراسم کی ضرورت ہے

انڈونیشی وفد کے قائد مسٹر باوڈونا کا بیان

لاہور ۷ جنوری۔ انڈونیشیا کے اٹھارہ اراکین پر مشتمل ایک سرکاری وفد جاوا کے سابق گورنر مسٹر باوڈونا کی قیادت میں پاکستان میں اجتماعی ترقی کے منصوبوں کا مطالعہ کرنے کے لئے دو ہفتہ کے دورہ پر یہاں پہنچا۔ وفد کے قائد نے پاکستان اور انڈونیشیا کے درمیان زیادہ گہری دوستی اور تعاون کی ضرورت پر زور دیا۔

مسٹر باوڈونا نے چوہدری کلیم الدین میئر لاہور کارپوریشن کی طرف سے پیش کئے گئے ایک سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ پاکستان اور انڈونیشیا دونوں نئے ممالک ہیں۔ اور ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہیں۔ یہ دونوں ملک ایک دوسرے کے تعاون سے بہت کچھ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ان کی حکومت اجتماعی ترقی کے منصوبہ میں گہری دلچسپی رکھتی ہے۔ اور اسی لئے اس نے انہیں پاکستان میں اس منصوبہ کے تفصیلی مطالعہ کے لئے بھیجا ہے۔ یہ وفد کل صبح لاہور سے لائل پور پہنچ رہا ہے۔ یہاں پر وہ لائل پور کی دیہی ترقی کی تربیت گاہ کا معائنہ کرے گا۔ دیہی ترقی کی تربیت گاہ کے پرنسپل اور عملہ کی طرف سے وفد کے اعزاز میں کل شب ایک دعوت عشائیہ دی جا رہی ہے۔ وفد لائل پور کی دیہی ترقی کی تربیت گاہ کا معائنہ کرنے کے بعد لالہ موسیٰ کی تربیت گاہ

(بقیہ صفحہ ۴)

وہاں بھی جائے گا۔ مغربی پاکستان میں جہاں جہاں دیہی ترقی کا کام ہو رہا ہے۔ وفد ان علاقوں کا بھی دورہ کرے گا۔

نئی درآمدی پالیسی کے ماتحت لائسنس

کراچی ۷ جنوری۔ نئی درآمدی ششماہی کے لئے لائسنس جاری کرنے کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔ متعلقہ محکمہ کو ۱۳ اشیاء کے درآمدی لائسنس جاری کرنے کا حکم دیا گیا۔ ان اشیاء میں بجلی کا سامان آلات جراحی۔ طبی سامان۔ چائے کی پیٹیاں۔ کلاک و گھڑیاں۔ اور ان کے پرزے شامل ہیں۔

اسرائیل سے صلح ناممکن ہے

مصر کے مفتی اعظم کا بیان

قاہرہ ۷ جنوری۔ مصر کے مفتی اعظم شیخ حسن مامون نے بیان دیا ہے کہ جب تک اسرائیل کی فوجیں عرب علاقہ سے واپس نہیں بلائی جاتیں۔ اور جب تک فلسطین کے عرب مہاجر اپنے گھروں میں واپس نہیں چلے جاتے اس وقت تک اسرائیل سے صلح ناممکن ہے۔

مراکشی وفد پیرس روانہ ہو گیا

رباط ۷ جنوری۔ مراکش کی نئی حکومت کا تین افراد پر مشتمل ایک وفد وزیر اعظم بقائی کی قیادت میں پیرس روانہ ہو گیا ہے یہ وفد فرانس سے مراکش کی آزادی کے بارے میں بات چیت شروع کرنے کے امکانات کے متعلق بات چیت کرے گا۔ وفد موجودہ فرانسیسی حکومت کے ارکان کے علاوہ ان سیاسی لیڈروں سے بھی ملاقات کرے گا جو فرانس کی نئی حکومت میں شامل ہوں گے۔ وفد پندرہ روز تک پیرس میں قیام کرے گا۔ وفد کے ارکان فرانس سے بات چیت شروع کرنے کی تاریخ بھی طے کریں گے۔